Registered

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۱) — ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۱۵ - مارچ سنہ ۱۹۰۱ء — جلد (۲۵)

## ایڈیٹوریل دفتر

[illegible]

## نیشنل مشنری سوسائٹی

[illegible]

## بیسویں صدی کے کلیسیائی واقعات

[illegible]

ہندوستان میں ایک متحدہ مدرسہ علم الٰہی اعلیٰ پیمانہ پر قائم کیا جاوے۔ یہ تجویز بھی بڑی جلدی عملی صورت پکڑ رہی ہے۔ لا ریب خداوند جلد لائے کہ ساری مشنیں اور کلیسیائیں ایک ہو جاویں اور ظاہری امتیازات زائل ہو کر ایک ہی روحانی دینی یگانگت سے سب متحد ہو جاویں۔ اور سب مل کر خداوند کا جلال ظاہر کریں۔ نیز سنا جاتا ہے کہ صوبہ پنجاب میں بھی مشنوں کا ایک متحدہ بورڈ تیار ہو رہا ہے جس میں متفرق سوسائٹیوں کے ممبر ز نمائندے شامل ہوں گے۔ اس بورڈ میں مشنوں کے اتحاد۔ کام کرنے کی تجاویز اور دینی خدمات کے لئے لوگوں کو تیار کرنے اور لائق بنانے کا قاعدہ اور ترتیب تعلیم وغیرہ پر خوب بحث کی جاوے گی۔ اور لوگوں کو ایسی یگانگت میں شریک ہونے کی مساوی اور یکساں شرائط مقرر ہوں گی۔

# مراسلات

## مفارقت

مجھے دوزخ ہی بن تیرے اگر محفل ارم ہووے
جو مے جام جم ہووے میری چھاتی پہ جم ہووے

ماشاء اللہ! لفظوں میں بھی کیا جادو کی تاثیر ہے۔ دل زبان سے نکلے۔ دل کو مسحور کر لیا۔ لفظ پہنچتے تو ایک مفہوم آواز کا تار چڑھاؤ ہیں مگر نہ معلوم نہیں کس بلا کا اثر ہوتا ہے ادھر منہ سے نکلے اور ہو موقت کی طرح جگر میں لگے۔ ابھی ابھی طبیعت دھرم بھرم منقبض دکھائی دی۔ آہ وشیون کی سرد سرد آہیں سینہ میں کسی دقت کی بجلی سی آگ پر پھکنے کا کام کرنے لگیں۔ مردم دیدہ وآنسوؤں کے بحر میں مغروق ہوئے لفظ تھے یا خدنگ تیز آہنگ کہ چھٹتے ہی دل کے پار ہو گیا اور سمند مفارقت پر تازہ تازیانہ لگ گیا۔ ان معارف بہانی کو وہی خوب سمجھیں گے جنہوں نے جوانی کے تلخ یا مجرب تجربے کئے ہیں۔

مجھے وہی انداز ہے سے طرز سخن کا
نالہ ہو سنا جس نے کبھی مرغ چمن کا

جس نے محبت کی کٹھن راہ میں کبھی قدم ہی نہیں رکھا اور اگر رکھا تو مفارقت کے صدمے نہیں اٹھائے یا اس کو اپنی لا ابالی طبع سے ہمیشہ بے اثر کر دیتا ہے بجلا وہ بیچارہ کیا جانے کہ عشق میں مفارقت کی جلن یا اس کا دکھ کیسا دکھ ہے! ساحل کے سبکبار مفارقت کے ناپیدا کنار سمندر میں پڑے ہوؤں کی گرانباری اور جان باختی کیا جانیں۔ دریا کے تموج۔ لہروں کے مد وجزر۔ گرداب ہیبت کے خطرے تو انہیں کے تجربے میں آتے ہیں۔

شب تاریک وبیم موج وگردابے چنین ہائل
کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا

کون ایسا دل ہے جو تیغ مفارقت سے داغدار نہیں اور کون ایسا سینہ ہے جو تیر جدائی سے لگا نہیں۔ پہاڑ کے بیچ کوہکن کے بے تکان تیشہ کی کھٹا کھٹ آوازیں بتا رہی ہیں کہ یہاں شیریں کا عاشق نثار جان شیریں کو میدان عشق میں اڑا رہا ہے۔ جنگل میں جاؤ اور مجنون کی صحرا نوردی کا معائنہ کرو گویے کی طرح خاک اڑاتا اپنے شاہد کی تجسس میں شہید ہو رہا ہے۔ کوئی اپنی جد وجہد اور کوشش سے ناچار سر نیچے ڈالے پتھر پر بیٹھا خشک بیابان کی اشکوں کے نالوں سے آبیاشی کرتا ہے۔ کوئی کلفت اور بے کلی کی چارپائی پر پڑا کروٹ پر کروٹ بدلتا لیکن کسی پہلو کل نہیں پڑتی دانتوں پر راتیں اور دونوں پر دن بیت جاتے ہیں۔ سیکڑوں سفید اور سیاہ ورق پیٹ دیتا مگر ابھی بل سے اس کی طرح میں کوئی کمی یا تبدیلی نہیں ہوتی۔ ہر دم خدا سے وہی صدائے شور بلا تار جاری ہے۔

دن کٹا فریاد میں اور رات زاری میں کٹی
زندگی کٹنے کو کٹی پر کیا ہی خواری میں کٹی

ذات کن کن کو لاؤں اور ان سے تیرا بیان کہاں بجال کی پہچان پر دست راحت کرنے والوں کو تو نے خار بر کیا۔ بھیلی بھولی بھولی شکلوں کو جو ہنسی خوشی کے سوا اور کچھ جانتی ہی نہ تھیں تردد اور تشویش کے سپرد کیا۔ محلوں کے پردہ نشین جانبداز زینت بازار سودائی دیکھ گردی تیری عنایتوں سے کرتے دیکھے۔ الغرض تیرے جور جو ہو۔ تیرے زخم تیرے بسملوں۔ تیرے ستم رسیدوں اور تیرے جفا سے تنگ آکر جانوں پر کھیل جانیوالوں کی خبر کوئی کہاں تک لکھے گا۔ وہ کونسا ہوگا جو تیرے ہاتھ کا جور کش یا اس کے خدر سے عفو نہ ہو۔ مضبوط سے مضبوط نازک سے نازک اور منجھے سے منجھا دل تیری ضرب سے امان نہیں رہا۔

مفارقت کیا ہے وہ ایک حالت ہوتی ہے جس میں محب دروا ایک جان فکر رہتے جس میں مسرت راحت کے جاوداں نغموں کے سوا غیر آدم کے لئے جگہ نہیں ہوتی۔ الفت کے میٹھے میٹھے کلمے محبت کی باتیں۔ ہر بات میں اک کرشمہ۔ ہر کرشمہ میں ایک کشش جس کے سامنے تقاضیں ہی دست نزاکت کے ساتھ رہ جاتے۔ سیل جولاں کی گرم بازاری چھل بھل کی رنگ رنگینیاں ہر وقت دل کو بہلائے رکھتی ہیں۔ مگر شادی اور کی ایسی محفل کوئی ہے جسے فلک کینہ پرور نے اپنی فتنہ انگیز انگلی سے نہیں چھوا اور تسے درہم برہم نہیں کیا۔

حسن کی آن میں معاملات دگرگون ہو جاتے اور عیش و عشرت کی محفلوں پر مفارقت کے سحاب سیاہ اُمڈ آتے ہیں۔ عاشق معشوق سے اور معشوق عاشق سے علیحدہ کر دیا جاتا۔ دونوں کے بیچ ہجر کی ناگزیر دیوار آ جاتی۔ اسی حالت مراقبت کی معدومیت کو مفارقت کہتے ہیں۔

پیارے ناظر۔ شاید تو بھی اس تیر مفارقت کا نشانہ بن چکا ہوگا۔ ممکن ہے کہ زمانہ کی نیرنگی سے ہم نے تیرے گھاؤ کا قدرے اندمال کر دیا ہو لیکن ان لفظوں سے میرا مقصود یاد دہانی کی نشتر سے اُسے چھیڑنا اور تیرے نو بافتہ زخم پر نمک چھڑکنا نہیں۔ اسمیں کلام نہیں کہ مذکورۂ الفوق بیان میں عشق مجازی کی مفارقت کی جھلک جلوہ دے رہی ہے۔ یہی عشق ہے جو شعرائے نامدار کی طبع آزمائی کا موضوع ہے اور تھا جس کی جھلکیاں روز وصال اور تاریک روز مفارقت ہوتی ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی طبیعت کے جوہر دکھائے ہیں۔ ولیم شکسپیئر سے لے کر ملٹن تک اور اس سے اب تک کوئی چیز بلکل اُن کے نوک قلم سے بچی ہوگی۔ اپنے اپنے تخیل اور مذاق کے موافق انہوں نے گلشن شاعری کی تزئین اور آرائش کی۔ اگر میں نے یہ پہلو اختیار کیا ہے تو فقط اس لئے کہ گمراہ کو راہ پر لاؤں اور گمگشتہ کو منزل مقصود پر پہنچاؤں۔ میں ان کا ہم مشرب نہیں ہوں جنکا مقولہ عشق مجازی سے عشق حقیقی پیدا ہوتا ہے۔ البتہ مولینا عرفی کی طرح اتنا کہنے سے تو میں رک نہیں سکتا ؎

صید دل زیر آگہی صیاد ازل
در کمند طرۂ عنبر فشان انداختہ

دار رسے دنیا! تیری بھول بھلیاں بھی عجیب دلکش ہیں جو انہیں پڑا اس نے چکھیے آسمان کو دوبارہ دیکھنے کی آرزو ہی قطع کر دی۔ تیرے تنگ و تار کوچوں میں ٹکریں کھا کھا کر جان گنوا دی۔ کیا جانے تو نے لوگوں کو کیا کھلا رکھا ہے کہ در و دیوار ساحت کی خاک کوٹ کے بھی سی تک نہیں کرتے۔ تیری گرد معرفت کی مئے صاف سے بھی زیادہ لذیذ بن رہی ہے گو تیری سرد مہریوں کے عارف اور آزمودہ کار پکار پکار کہہ رہے ہیں۔ حافظ

در بزم دور یک دو قدح درکش و برو
یعنی طمع مدار وصال دوام را

تس پر بھی تیرے شیدائی شب و روز کوشش ہی اٹھ آتے ہیں۔

آ۔ میں بتاؤں تو کون ہے۔ کہاں سے آیا اور وہ مجلس جس کا ہم جلیس تو اب اپنے تئیں سمجھ رہا ہے تیری مجلس نہیں تیرا منبع اعلیٰ اور تیرا پایہ بڑا اونچا ہے۔ معرفت کے قفل کی کلید یہی ہے کہ تو سب سے پہلے اپنا عرفان حاصل کرے اور اپنی منزلت کو پہچانے۔ سلیمان کا خاتم کو کھو دینا تو ایک واہی افسانہ ہے لیکن تو اگر ذرا تامل صحیح کرے تو تیرا مفتاح معرفت کو گرا دینا درست اور واقعہ ہے۔ کائنات کی تشریح اور آراستگی تیرے لئے کی گئی۔ خالق موجودات نے تیری ہی بابت اپنی مرضی کا انکشاف ان الفاظ میں کیا کہ "ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بنائیں" پھر اور خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا۔ خدا کی صورت پر اسکو پیدا کیا۔ نر اور ناری انکو پیدا کیا"۔ ڈھونڈھو اور دیکھو کہ یہ کسی مخلوق کے حق میں کہے گئے؟ نہیں ہرگز۔ ہرگز نہیں۔ تو وہ آئینہ ہے جس میں خدا کی صورت کا عکس پیدا ہے کیونکہ تو اسکی صورت پر اور اسکی مانند مخلوق ہوا ہے۔

وہ چمن ہی نادر تھا جس کی تو بلبل ہے۔ وہ بزم ہی انوکھی تھی جس کے سب کے سب تیری طرح تیری ہی مانیوں کے شیفتہ و زیفتہ تھے۔ جہاں ہجوم و ہجوم الگ ایک گوشے میں سنگین پڑے تھے۔ جہاں ہر شب شب برات اور ہر روز روز عید تھا اور جہاں ہر طرف طرب و نشاط کا سماں اور وقت سعید تھا۔ شاید اُن خوشیوں کے نقش کو ایک دفعہ اپنے خالق کی سو اطاعت او مصاحبت سے تجھے حاصل تھیں استداد زمانہ نے نقش ذوکی شتی کی طرح تیرے لوح سینہ سے دھو ڈالا ہے۔ میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ تیرے حافظہ سے بالکل محو ہو گئی ہیں بلکہ اب بھی اگر غور سے دیکھے تو اس کے مٹے ہوئے نقش ضرور اپنے میں پائے گا۔ ملک سینہ چاک میں اُن خوشیوں کی توضیح کی تاب اور مجال کہاں زبان نطق بھی انکی تعریف میں گنگ و لال ہے۔ ہس وہ عندالاسلام سے تجھکو تیرے ہی نفس نے زور سے نکالا چنانچہ باب قبیل نجد اور اس کے اوپر کروبیوں کی چمکتی تلوار کا پہرہ متعین ہو گیا۔ تیری یادگار وہ چمن گئی اور تجھے وہ حرمان نصیب ہوا جسے اصطلاح علم الٰہی میں "گر جانا" بولتے ہیں۔ بلبلوں کے خوش لحن نغمے اور پرندوں کے زمزمے تجھے پیچھے سرف عقد احسان نیساں پڑے۔ نسیم بہار کے سرد جھونکے مرور خزانی سے مبدل ہو گئے۔

چمن کے تخت پر جسدم شہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزان کے کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغبان رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

حرمان نصیب۔ میں جانتا ہوں تو آرام و راحت کا گرویدہ ہے۔ اس آرام کا جو ایک وقت تجھے میسر تھا پر اب تو نہیں رکھتا۔ یہ خواہش جائز اور روحانی خواہش ہے جو تیری حالت پرغمین اور وجود مفارقت کا بخوبی پتہ دے رہی ہے۔ اس قدیم عادت کے کہنہ و بوسیدہ نقوش سے اگر کوئی شئے محو ہونے سے محفوظ رہی ہے تو صرف یہ۔ لیکن تو اس کی تخریب اور بربادی پر بھی تلا ہوا ہے کیونکہ تو فرہادی مسرت کو دنیوی عیش و آرام میں تلاش کرتا ہے۔ بنی نوع فرقت کے اسیر جا گزیں ہمدرد نے تجھے ایسا اسیر اور

اس طور رفتہ کر دیا ہے کہ ہر ساخت آنیوالی چیز سے سہارا لینا چاہتا ہے۔ کیوں ہوتا ہے دنیا بیت الحزن دار العشرت نہیں۔ کانٹوں میں پھول کے دیکھنے کی خواہش کرنا عبث ہے۔ اپنے حصول مدعا میں اصل کو چھوڑ کر نقل کے پیچھے مت جا۔ حیات کے سر آب کو ترک کر کے کیوں سراب کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ ہوش میں آ اور سن آگے سے تجھے کوئی کیا کہہ رہا ہے۔

دور است سر آب ازین بادیہ ہشدار
تا غول بیابان نفریبد بسرابت

یہ بیابانی چھلاوے چاہتے ہیں کہ تجھے اپنے چھل بلوں کے دام تزویر میں پھنسا لیں جو اس کے گرد زرب میں تو آ اور ناحق جان سے ہاتھ دھو بیٹھیگا۔ کیا تیرا دل اس جگر سوز مفارقت کی تپش سے نہیں جلتا ہے۔ کیا نہیں جانتا کہ ابدی چین و آرام تجھ سے جاتا رہا۔ تو اپنے بلند اور عالی رتبہ سے بچارہ خلالت میں گر گیا۔ عشق مجازی میں مفارقت کو تو ایک حقیقت سمجھتا ہے کیونکہ اس سے تیرا دل کوزہ حداد کی طرح شعلہ خیز ہے۔ مگر عشق حقیقی کی مفارقت کو جس میں تو اب مبتلا ہے ایک امر موہوم جانتا ہے۔ محبوب حقیقی کی ڈھونڈھ اور لازوال خوشی اور وصال کی طمع میں کوشش کر دنیا اور مافیہا دل لگانے کی جگہ نہیں بلکہ عبرت کی سن کا مقام اور تشدد است ہیں۔ تیرا وطن آسمان اور تیرا گھر عالم بالا ہے جبکہ تو اس جہان کے وطن میں ہے غلام کے ہاں سے جلا وطن ہے۔ وہ کرتی پچ تیرا گھر مسیح کا گھر اور تیرا وطن مسیح کا وطن ہے جہاں تیرے کئی ایک غمخوار اور مونس ہمدرد اور رفیق، اعزا اور اقربا تجھ سے پہلے پہنچ چکے ہیں۔ اُسی کے تجسس میں رہو اور اسی پر جانا کو سو جان سے نثار کر رہو اور دنیا بے ثبات کی ہر حال سے مہرو وفا کی حفاظت رکھو۔

۵

بجو دستی عہد جہان سست خم
این عجوزہ عروس ہزار داماد است

اگر تو اس دنیا کے جبر کا اپنے اکثر مجبور سمجھتا ہے تو تو مبارک ہے۔ وقت آتا ہے کہ تیری مصائب اور نوائب تیری الحاح وزاری اور تیری بے چینی و بیقراری کا خاتمہ ہو جائے گا۔ مفارقت کی لمبی راتیں وصال کے ایام ابدی کی صبح صادق کے طلوع کے آگے جاتی رہیگا سب اب میں سلام کرتا اور تیرے لئے ہر گھڑی یہ دعا مانگتا ہوں ۔

حَمَاكَ اللهُ عَنْ كَثْرَةِ النَّوَائِبْ
حَبَاكَ اللهُ فِي الدَّارَيْنِ خَيْرًا

راقم ـــــــــــــــم
پونا خان۔ از شہر سہارنپور

---

# چرچ مشنری سوسائٹی کا جھنگ بار مشن

دوابہ چناب کا جنوب مغربی حصہ جو تھوڑے سال ہوئے ویران جنگل پڑا ہوا تھا۔

سرکار انگریزی نے دریائے چناب سے ایک نہر نکال کے اس کو آباد کر دیا ہے۔

یہ جنگل زیادہ تر ضلع جھنگ کے متعلق تھا۔ کچھ حصہ اس کا ضلع گوجرانوالہ اور منٹگمری کے متعلق بھی تھا۔

نہر چناب نے اس بڑے جنگل کو جس میں ۵ ہزار کے قریب نہریں ہیں۔ اور ۱۴۰۰ چک ایسا آباد کر دیا ہے کہ ہندوستان کا مشکل سے کوئی اور حصہ اس طرح سے آباد ہوگا۔

اس وقت تین نئی ریلوے لائین اس علاقہ میں سے گزر رہی ہیں۔ اور چوتھی لائین شاہدرہ سے شورکوٹ تک جا رہی ہے جس قدر سرکار کو بار کی ریلوے سے آمدنی ہوتی ہے ہندوستان کے کسی دوسرے حصہ سے نہیں ہوتی ہوگی۔

بار کی نئی آبادی میں ایک نیا ضلع بن گیا ہے جس کی چار تحصیلیں ہیں۔

لائیل پور۔ توبہ ٹیک سنگھ۔ سمندری۔ جڑانوالہ علاوہ ازیں بار کی بقیہ نئی آبادی۔ خانقاہ ڈوگراں چنیوٹ، روڈ اور جھنگ کی تحصیلوں کے ساتھ لگادی گئی ہے۔

پنجاب کے کسی ضلع سے گورنمنٹ کو ۲۵ لاکھ کی آمدنی نہیں ہے۔ لیکن بار کی ایک ایک تحصیل سے ۲۰ یا ۳۰ لاکھ سے زیادہ کی آمدنی ہے۔

چار ریلوے لائین وزیر آباد سے خانیوال کو جاتی ہے۔ اس پر پانچ نئے شہر آباد ہو گئے ہیں۔ سانگلہ ہل چنیوٹ روڈ۔ لائیل پور۔ گوجرہ توبہ ٹیک سنگھ۔

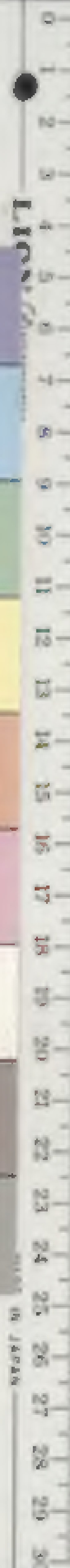
فصل کے دنوں میں اپریل سے جولائی تک ہر ایک ریلوے سٹیشن ایک شہر بنا ہوا ہوتا ہے۔ اس لائن سے ہر روز ڈیڑھ سو گاڑی گیہوں سے بھری ہوئی کراچی کو جاتی ہے۔

کسی ایک سٹیشن سے اتنی گاڑیاں نہیں جاتی ہیں جتنی کہ گوجرہ سے روانہ ہوتی ہیں۔

سڑکیں ہر ایک گاؤں کو جاتی ہیں۔ بڑی بڑی سڑکیں پختہ بن گئی اور بن رہی ہیں۔ نہروں اور سڑکوں پر ہزاروں نہیں پر لاکھوں درخت ہو گئے ہیں۔

سکول بڑی کثرت سے جاری ہو گئے ہیں۔ لائلپور کے ضلع میں ڈیڑھ سو سکول ہو گئے۔ بڑے شہروں میں مڈل سکول اور دیہات میں پرائمری اور دیسی مکتب جاری ہو گئے ہیں۔

ڈاک خانہ جات بھی ڈیڑھ سو سے کم نہ ہونگے۔ ایک وقت تھا کہ ۲۴ گھنٹہ میں صرف ایک دفعہ





ہی آتی جاتی تھی۔ اب چار دفعہ آتی اور چار دفعہ جاتی ہے۔ بڑے بڑے شہروں میں یعنی سانگلا ہل۔ لائل پور۔ گوجرہ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ سمندری جڑانوالہ وغیرہ میں سرکاری ہسپتال بن گئے ہیں۔

لائل پور کے ضلع میں مفصلہ ذیل مشن کام کرتے ہیں:

۱۔ چرچ مشن ۲۔ یوپی مشن
۳۔ آر پی مشن ۴۔ فیتھ مشن
۵۔ رومن کیتھلک مشن ۶۔ میتھوڈسٹ مشن
۷۔ سلویشن آرمی۔

اس کا علاقہ چرچ مشن اور یوپی مشن نے آپس میں بانٹ لیا ہوا ہے۔

یہ دونوں مشن اپنے اپنے علاقہ میں کام کرتے ہیں رومن کیتھلک لوگوں کے تین گاؤں ہیں۔ ایک ضلع گوجرانوالہ میں اور دو ضلع لائل پور میں ہیں۔ رومن کیتھلک لوگ صرف اپنے گاؤں ہی میں کام کرتے ہیں۔ باقی مشنوں کا کوئی مقرری علاقہ نہیں ہے۔

جس طرح شتر بے مہار آزاد ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض مشنوں کا حال ہے۔ خاصکر سلویشن آرمی کا۔

سلویشن آرمی والے کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں۔ کبھی کبھی وہ یوپی کے علاقہ میں جا دخل دیتے ہیں۔ اور کبھی کبھی چرچ مشن والوں کو ناجائز دق کرتے ہیں۔ چرچ مشن کا علاقہ جو اوپر ذکر ہوا سی ایم ایس کے متعلق ہے اس کی پانچ ڈسٹرکٹ ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گوجرہ۔ سکندرآباد ٹھکری والا اور جیمن آباد۔

پادری بولٹن صاحب سپرنٹنڈنٹ مشنری ہیں۔ ان کا صدر مقام ٹوبہ ٹیک سنگھ ہے مس فارونگ صاحبہ اور دو اور بہنیں ٹھکری والا میں کام کرتی ہیں۔

پادری احسان اللہ صاحب کا ہیڈکوارٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ہے۔

پادری مجابر مسیح صاحب ٹھکری والا میں ڈسٹرکٹ پاسٹر کا کام کرتے ہیں۔

دو کیٹیکسٹ۔ ایک کانفرنس ریڈر۔ سات ویلج ریڈر۔ تین امیدوار ریڈر ہیں۔ بارہ سکول ہیں جن میں سے تین مسیحی لڑکوں کے واسطے۔ دو مسیحی لڑکیوں کے لئے۔ اور سات ملے جلے۔

لائل پور کے ضلع میں قریباً دس ہزار مسیحی ہونگے جو سب مشنوں کے متعلق ہیں۔

کل ہندوستان میں نو لاکھ مسیحی کہی ہیں لیکن لائل پور کے ضلع میں ۳۵ باشندوں میں سے ایک مسیحی ہے چرچ مشن کے متعلق ۵۰۰۰ مسیحی اور ۵ سے زیادہ اقراری ہیں۔

سنہ ۱۹۲۹ء میں پونے دو سو کے قریب بپتسمے ہوئے تھے اقراریوں کے بپتسمے بڑی دیر سے کئے جاتے ہیں جب تک کہ وہ ایک امتحان پاس نہ کریں۔ اور انکی پوری تسلی نہ ہو جاوے۔ اور علاقوں میں تو سال میں ایک دفعہ دورہ ہوتا ہے۔ پر اس مشن کے کارندوں کو بارہ مہینے ہی دورہ رہتا ہے۔

مشن کا علاقہ اس طرح سے تقسیم کیا گیا ہے۔

۱۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ اس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ جھنگ۔ جانی والا اور ورشانا کے علاقے شامل ہیں۔

۲۔ گوجرہ کی ڈسٹرکٹ۔ جس میں گوجرہ۔ کھدڑ والا۔ اور گدڑ والا کے علاقے شامل ہیں۔

۳۔ سکندرآباد جس میں خیروالا۔ بچاآنا۔ رنڈو کورہ اور کانیاں کے علاقے شامل ہیں۔

۴۔ ٹھکری والا کا علاقہ

۵۔ جیمن آباد کا علاقہ

ٹھکری والا اور جیمن کے علاقے اسسٹنٹ پاسٹروں کے سپرد ہیں۔ باقی ہر ایک علاقہ ایک چرچ ریڈر کے سپرد ہے۔

جو سکول مسیحیوں کے واسطے ہیں ان میں کئی استاد مسیحی ہیں باقی کے سکولوں میں غیر مذہب کے مدرس ہیں ان سکولوں میں بائبل پڑھانے کے واسطے مسیحی مقرر ہیں۔

تعداد طلبا کی ۳۴۹ ہے سرکاری گرانٹ سنہ ۱۹۲۹ء کے واسطے ۹ سو تھا پر سنہ ۱۹۳۰ء کے ۹ سو سے زیادہ ہوگا۔

گوجرہ میں ایک بک ڈپو ہے جہاں دینی اور سکولوں کی کتابیں فروخت کی جاتی ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایک مشن کی کوٹھی بنی ہوئی ہے جو ڈاکٹر وتا صاحب نے بنوا دی تھی۔

گوجرہ شہر میں ایک مشن کی کوٹھی ہے۔ شہر کے باہر مشنری صاحب کے لئے ایک بنگلہ بننے لگا ہے۔ زمین خریدی گئی ہے۔

ٹھکری والا میں مس صاحبوں کے واسطے ایک کوٹھی بن چکی ہے۔

سندری میں ایک کوٹھی بن رہی ہے جس کے واسطے ولایت سے ایک لیڈی صاحبہ نے [illegible] چندہ بھیجا ہے۔ جیمن آباد میں ایک چھوٹا سا [illegible] بنا ہوا ہے۔

گرجے تین جگہوں میں بن چکے ہیں۔ ٹھکری والا جیمن آباد۔ اور سکندرآباد۔

وارث الدین گوجرہ

---

# ویدوں کے سنگھیتا

**لفظ سنگھیتا**

ویدمنتروں کے مجموعہ کو سنگھیتا کہتے ہیں یہ لقب سنگھیتا اور برہمن آرنیکوں میں جو براہمنوں کے تحت ہیں اور سوتر تصنیفات میں پہلے نظر آتا ہے۔ پر ٹھیک معلوم نہیں کہ کس معنی سے یہ مستعمل ہوا ہے برہمن تصنیفات میں ان مجموعوں

کو ترچہ ساوانی یعنی رگوید۔ سام وید۔ یجروید و محض وید کہا۔

شاید یہی سبب ہے سوامی دیانند سرسوتی نے محض سنگھیتوں ہی کو وید قرار دیا۔ اور براہمن وغیرہ کو غیر ویدک تصنیفات میں شمار کیا۔

**وید سنگھیتوں کے نام**

(۱) رگوید سنگھیتا (۲) یجروید سنگھیتا۔ یجروید کے دو سنگھیتا ہیں۔ ایک کو شکلا (یعنی سفید) یجروید اور دوسرے کو کرشنا (یعنی سیاہ) یجروید سنگھیتا کہتے ہیں۔ شکلا یجروید کو واجسنی سنگھیتا اور کرشنا یجروید کو تیتریہ سنگھیتا بھی کہتے ہیں۔ (۳) سام وید سنگھیتا (۴) اتھرب وید سنگھیتا۔

**رگ پارچیہ**

ہم نے رشیوں کے آبائی وطن نام رسالہ میں ثابت کیا کہ اہل ہنود کے بزرگ ابتدا میں اس ملک کے باشندے نہ تھے۔ وہ وسط ایشیا میں رہتے تھے۔ اور قدرت یا قدرت کی قوتوں کو معبود سمجھکر ان کی ستائش کرتے تھے۔ جب وہ ہندوکش عبور کر کے سپت سندھو میں آباد ہوئے یعنی اس سرزمین میں جو دریائے سندھ اور سرسوتی کے بیچ میں ہے۔ اور جس میں سے پنجاب کی پانچوں ندیاں بہتی ہیں۔ تو وہ اپنی نئی سکونت گاہ میں اپنے قدیم معبودوں کو بھول نہیں گئے۔ انہی قدیم معبودوں کو وہ اپنی نئی حالت کے مطابق کبھی نئی صورتوں میں اور کبھی پرانی صورتوں میں پکارتے رہے ہندوستان کی غیر آریہ قوموں کے ساتھ جنگ وجدل میں انہی معبودوں کی مدد مانگتے رہے دیوتاؤں کی ستائش کے لئے اس زمانہ کے آریا شاعروں نے جو منتر رچے۔ ان کو رگ پارچیہ کہتے ہیں۔ جو مصدر رچ سے نکلے ہیں۔ مصدر رچ کے معنے ستائش کے ہیں۔

**رگ وید سنگھیتا**

سو رگ وید سنگھیتا ان رچاؤں کا مجموعہ ہے جو رشی لوگ دیوتاؤں کی ستائش میں اپنے آبائی وطن میں یا ہندوکش کے دونوں طرف دریائے سندھ یا پنجاب کے پانچوں ندیوں یا سرسوتی کے کنارے پر گاتے تھے۔ اس سنگھیتا کی موجودہ ترتیب کے مطابق ان ستائشی گیتوں کو سوکت اور سوکتوں کے منفرد آیتوں کو رچا کہتے ہیں۔

**رگ سنگھیتا کی ترتیب**

رگ سنگھیتا کے گیت اصلی اور قدرتی ہیں یعنی ایسے نہیں۔ کہ جابجا سے رچاؤں کو چن چن کر اور ان کو جوڑ جوڑ کر گیتیں بنائی گئیں۔ بلکہ جس طرح ان دنوں میں شاعر لوگ گیت بناتے ہیں۔ اسی طرح ان دنوں میں بھی ویدک شاعر گیت رچتے تھے۔ انہی گیتوں کی آیات رچہ کہلاتی ہیں۔ رگ کی ان رچاؤں میں سے بہت سے رچا اور ویدوں میں بھی داخل ہوئے مثلاً سام وید کے گیت عموماً رگوید کے مختلف گیتوں سے۔ رچائیں چن چن کر اور انہیں جوڑ جوڑ کر بنائے گئے۔

رگ سنگھیتا کو ترتیب دیتے وقت ایک خاص اصول کی پیروی کی گئی۔ رشیوں کے چند خاندان تھے جو ان گیتوں کی نگہبانی کرتے تھے۔ یعنی جس خاندان کے بزرگوں نے جن گیتوں کو رچا وہ خاندان ان گیتوں کا محافظ رہا۔ سو جب یہ گیتیں جمع کی گئیں۔ تو ہر خاندان کے گیتوں کو الگ الگ رکھا۔ سو رگ سنگھیتا کے پہلے اور دسویں منڈل کو چھوڑ کر باقی آٹھ منڈلوں کے گیت آٹھ الگ الگ رشیوں یا ان کے خاندانوں پر منسوب کی ہوئی نظر آتی ہیں۔ مثلاً۔ دوسرے منڈل کے گیتوں کے

رشی ........ گرت سمد
تیسرے ........ وشوامتر
چوتھے ........ بام دیو
پانچویں ........ اتری
چھٹویں ........ بھردواج
ساتویں ........ بششٹھ
آٹھویں ........ کنوا
نویں ........ انگیرس

پہلے اور دسویں منڈل کے گیتوں کے رشی مختلف ہیں۔

**رگ سنگھیتا کی تقسیم**

رگوید سنگھیتا کی تقسیم دو طرح پر کی گئی ہے ایک ظاہری (ایکسٹرنل) اور دوسری کو باطنی (انٹرنل) تقسیم کہہ سکتے ہیں۔

ظاہری تقسیم (۱) کل رگوید سنگھیتا آٹھ اشٹک پر تقسیم کیا گیا ہے اشٹک کے معنے آٹھواں حصہ کے ہیں۔ ہر اشٹک کا طول قریباً برابر ہے۔

(۲) ہر اشٹک آٹھ ادھیائے یعنی بابوں میں تقسیم کیا۔ ادھیائے بھی طول میں قریباً برابر ہیں۔

(۳) ہر ادھیائے قریباً تینتیس برگ یعنے فصلوں میں تقسیم کیا گیا۔ رگ وید سنگھیتا میں کل [illegible] برگ ہیں۔

(۴) ہر برگ عموماً پانچ پانچ رچوں سے بنایا گیا۔ مثلاً کسی گیت میں اگر دس رچے ہوں۔ تو اس میں پانچ پانچ رچوں کے دو برگ ہونگے۔ لیکن کسی گیت میں اگر نو رچے ہیں تو اس کے پہلے پانچ رچوں سے ایک برگ اور دوسرے چار رچوں سے ایک برگ بنایا جائیگا۔ کہیں کہیں چھ چھ رچوں کا بھی برگ بنایا گیا۔ لیکن برگ بنانے کا عام قاعدہ پانچ رچوں سے ہے۔

باطنی تقسیم (۱) کل وید سنگھیتا دس منڈلوں میں تقسیم کیا گیا لفظ منڈل کے معنے دائرہ کے ہیں۔ جس

جان سے پوچھا وہ کون ہے۔ مجھے تو تمہاری ذات سے ایسی مایوسی کی امید نہ تھی؟

مینے کہا۔ جان۔ وہ تو اِس دنیا میں نہیں ہے۔ کیونکہ میرا اشارہ طرف عیسیٰ مسیح کے تھا۔

جان بولا۔ واہ واہ۔ کیا نادانی ہے۔ اگر تمکو اُس سے محبت ہے تو کون مانع ہوتا ہے دوست رکھو۔ تم اس بات کو یقین سے باور کرو کہ میں ہرگز تمکو مانع نہ ہونگا۔ اور نہ تمہارے مذہب میں مجھکو کوئی اعتراض ہوگا۔ بلکہ اگر اب سے آیندہ دوچند زیادہ دیندار ہونیکی خواہش رکھوگی تو ہونا مجھکو کوئی عذر نہ ہوگا۔ لو اب کہدو کہ یہ بات طے ہوگئی۔

مینے کہا جان۔ ہرگز نہیں۔ یہ خیال تم نہ کرو کہ میں اپنے خدا کی حکم کی تعمیل کرونگی یا خلاف اس کے چلوں۔

جان بولا۔ کون سے حکم کی۔

میں نے فوراً انجیل کھول کر دوسرے کرنتھیوں کے ۶ باب کی ۱۴ آیت اُسے پڑھنے کو دی۔ پڑھتے ہی اس کا چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا۔ اور اُسی غصہ میں کہنے لگا کہ کیا بہتر ہوتا اگر یہ آیت انجیل سے نکال دیجاتی۔ کیونکہ یقیناً یہ بہت سے لوگوں کی خوشی کو دور کرنے کا باعث ہوئی ہوگی۔ واہ مریم خانم تم اس آیت کے معنے سمجھ سکتی ہو اور نہ اسکو عبرانی زبان میں پڑھ سکتی ہو تاکہ تمکو صحیح منشا معلوم ہووے کیونکہ تم جانتی ہو کہ گو ترجمہ کیسا ہی صحیح اور عمدہ کیوں نہ ہو مگر اسمیں نقص ضرور آجاتا ہے اور تم محض نا واقفیت کے باعث سے میری خوشی میں رخنہ و فرق ڈالتی ہو۔

گمان ہے کہ تم کو ناگوار گذرے۔ اور مجھے اِس بات کا بھی ملال ہے کہ میری ذات سے تمہارے دل کو رنج پہنچے۔ ہرچند کہ میں نے چاہا کہ ایسا نہ ہووے مگر لاچار میرا دل میری گواہی دیتا ہے کہ تو ہرگز اس بات کو قبول نہ کر۔

پس اگر تم مجھے بہن کے موافق محبت کرنے دوگے اور اس الفت کو کہ جو بچپن سے ہمارے تمہارے درمیان چلی آتی ہے قائم رکھوگے مگر شادی کے خیال کو دور کردوگے تو یہ باعث میری بہن خوشی کا ہوگا۔ اس لئے اس خیال کو اپنے دل سے دور کرو اور میری جانب سے کسی قسم کی اور بدگمانی کا گمان نہ لاؤ۔ مجھے تمہاری آیندہ کی بھلائی دریافت ہوکر ہمیشہ خوشی حاصل ہوتی رہیگی۔ اور التجا ہے کہ خدا تعالیٰ تمکو کبھی ایک لمحہ کیواسطے بھی کوئی تکلیف نہ نصیب کرے۔ فقط۔

راقمہ تمہاری قدیم دوست
اور خیرخواہ
مریم

من بعد دوسری چٹھی کا جواب کہ جس کا ذکر بھی اوپر آچکا ہے اور جواب میرے لئے آسان ہوگیا تھا کیونکہ سوائے منظور کر لینے اس اشتہار کے اور کوئی دوسرا دروازہ میرے لئے کھلا ہوا نظر نہ آتا تھا لکھا۔ یہ دونوں چٹھیوں کے جواب لکھکر اور لفافہ بند کرکے نوکر کو دیئے تاکہ ڈاکخانہ میں چھوڑ دیوے اور خود سونے کی غرض سے کہ رات کے ۱۲ بج گئے تھے پلنگ پر چلی گئی۔

مگر دیر تک نیند نہ آئی اور اس خیال سے پریشان اور اندیشہ مند رہی کہ آیا جو بات میں نے قبول کیا ہے درست ہے یا نہیں اگر نہیں تو پھر کیا جبکہ دوسرے رشتہ کو میں نے



ہمیشہ کے لئے بند کر دیا تھا۔ آخر کار ادھر ادھر کروٹیں بدلتی سو گئی۔

جب صبح آنکھ کھولی تو دن بہت چڑھ گیا تھا۔ جھٹ پلنگ سے اٹھ ہاتھ منہ دھو چاء پی اور دو ایک چٹھی لکھیں۔ پھر اسی میں حاضری کا وقت آگیا بعد حاضری کے بچے کو پڑھایا۔ پھر گھر کے دیگر کاموں میں مشغول رہی۔

دوسرے دن دوپہر کے وقت بچے میرے کمرے میں دوڑ کر آئی اور کہنے لگی کہ مریم مریم جان آیا ہے میں اس کا نام سنتے ہی بہت گھبرائی مگر استقلال کو ہاتھ سے نہ دیکر جلد مستقل مزاج ہو بچے کو کہ مجھے منظور نہ تھا کہ وہ کسی طرح کا شبہ اپنے دل میں لے جاوے کہا کہ تم جاکر اسے بیٹھنے کے کمرہ میں بٹھلاؤ میں بھی آئی۔

جب میں جاکر دیکھتی ہوں تو جان اکیلا کھڑکی کے پاس کھڑا ہے کپڑے اس کے گرد سفر سے میلے اور چہرہ اس کا تکان سے سست اور اداس ہے اسی صورت سے وہ میرے پاس آکر بیٹھ گیا اور کہنے لگا کہ مریم میں نے تمہاری بیرحم چٹھی پائی مگر مجھکو یقین نہیں کہ تم نے لکھی ہو اس سبب سے میں خود فاصلہ بعید سے آیا ہوں اور منتظر اس بات کا ہوں کہ تمہاری زبان سے حال تحریر اس چٹھی کا کہ آیا تمنے غلطی سے لکھی یا کسی اور وجہ سے۔ سنوں۔ اور یہ بھی کہ مجھ نالایق اور غریب کو جیسا کہ ہوں قبول کرتی ہو یا نہیں۔ میرا صرف تمہاری ایک بات پر میری ہمیشہ کی خوشی یا رنج کا حصر ہے۔ اگر تم میں رحم یا ترس یا لحاظ اس ہماری بچپن کی محبت اور اختلاط کا ہو تو بتلا دو۔ میں نے اپنے دل میں روشن دان نیچے اور تیرے واسطے خیال کئے ہوتے تھے اس کے نمونوں میں نزدیک سمجھ رہا تھا اور یہ کہ میری تمام عمر کے شوق اور اشتیاق جو اب تک خواب کے مانند تھے جلد پورے ہوں گے

یہ سنتے ہی کچھ عرصہ تک میرے منہ سے کوئی بات نہ نکلی ایسا معلوم دیتا تھا کہ کسی نے کچھ جھپ رہا ہے پھر میں نے کہا کہ جان میرا جواب وہی باتوں میں ہے۔ بیشک یہ کہ مانند ایک دوست یا بہن کے بلاشک میں تمکو پیار کیا کرونگی مگر تمہاری جورو ہرگز نہیں بنونگی۔

جان بولا کیوں نہیں۔ کیا سبب اس کا ہے۔

میں نے آنکھوں میں آنسو بھر لا کر کہا کہ سبب میں نہیں بتلا سکتی۔

پھر جان نے کہا۔ کہ کیا بلا سبب تم مجھکو نامنظور کرتے ہو مگر یہ ممکن نہیں ضرور کوئی سبب ہوگا۔

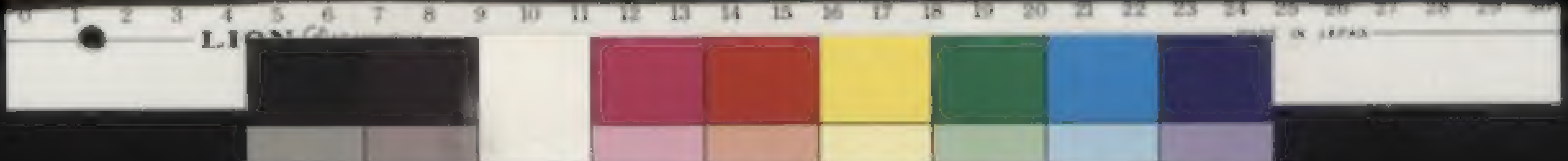
میں نے کہا۔ جان مجھ سے سبب دریافت کرکے تمکو کوئی فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے بہت بہتر ہو کہ اگر تم اس بات کا ذکر چھوڑ دو۔

اتنا میرا کہنا تھا کہ تو جان ناراض ہونے لگا اور گھبرا کر اٹھ کھڑا ہوا۔ کھڑکی کے پاس جاکر اور کھڑے ہو کر پھر یہی مجھ سے پوچھنے لگا۔

کہ سچ بتاؤ مجھ سے زیادہ پسندیدہ حسب دلخواہ تمہارے کوئی دوسرا آدمی اس وقت تمہاری نگاہ میں دکھلائی دیتا ہے وہ ہرگز میرے سے پوشیدہ نہ رکھو۔

اس وقت تو مجھے سچ ہی کہہ دینا مناسب نظر آیا اور سوچا کہ چپ رہنے سے باعث کدورت اور کہہ دینے سے صفائی قلب متصور ہے۔

اس خیال سے میں نے بہت نرم آواز سے کہا کہ ہاں البتہ۔ ایک ہے۔ کہ جسکی بہ نسبت تمہارے مجھے زیادہ محبت ہے۔



حال گیتون کے رچنے اور حفاظت کرنے والے خاندانون کے اصول پر منڈل بنائے گئے۔ سو منڈل طول میں برابر نہیں ہو سکتے بعض منڈل بہت بڑے ہیں۔ اور بعض منڈل چھوٹے۔

(۲) ہر منڈل میں چند انوواک ہوتے ہیں جیسا ظاہری تقسیم میں پانچ پانچ رچوں سے ورگ بنایا گیا اسی طرح اندرونی تقسیم میں چار پانچ یا کہیں کہیں دس وغیرہ۔ اس سے بھی زیادہ گیتون سے ایک ایک انوواک بنایا گیا۔ کل انوواک شمار میں ۸۵ ہیں۔

(۳) سوکتا یا گیت۔ ہر منڈل بہت سے گیتوں کا مجموعہ ہے میکسمولر صاحب کے چھپے ہوئے رگوید سنگھیتا کے پہلے منڈل میں ایک سو اکانوے دوسرے منڈل میں ۴۳ تیسرے منڈل میں ۶۲ چوتھے منڈل میں ۵۸ پانچویں منڈل میں ۸۷ چھٹویں منڈل ۷۵ ساتویں منڈل میں ۱۰۴ آٹھویں منڈل میں ۱۰۳ نوین منڈل میں ۱۱۴ اور دسوین منڈل میں ۱۹۱ سوکتے ہیں۔ سو کل رگوید میں ۱۰۲۸ سوکتے ہیں۔ لیکن بعض اور قدیم سنسکرت تصنیفات کے ملاحظہ کرنے سے عالموں میں کئی طرح کے خیال پڑ گئے پروفیسر ویبر صاحب رگوید سنگھیتا کے دو قدیم متنون (رسی سن شن) کا ذکر کرتے ہیں ایک کو شاکل اور دوسرے کو واشکل کہتے ہیں صاحب موصوف کی تحقیقات کے مطابق واشکل شاکھا (شاخ) کے متن میں شاکل شاکھا کے متن سے آٹھویں منڈل میں آٹھ سوکتے زیادہ ہیں۔ میکسمولر صاحب نے اس متن میں آٹھ کے عوض گیارہ سوکتے زیادہ پائے۔

سوکتوں کا شمار کل رگوید میں بعض عالموں کی تحقیقات کے مطابق ۱۰۱۷ بعضوں کے مطابق ۱۰۲۵ اور بعضوں کے مطابق ۱۰۲۰ ہیں۔

(۴) رچا۔ جس حال سوکتوں کے شمار میں گڑبڑی ہے۔ تو رچوں کے شمار میں بھی گڑبڑی پڑ گئی۔ قدیم سنسکرت تصنیفات میں رگوید میں زیادہ سے زیادہ ۱۰۶۲۲ اور کم از کم ۱۰۴۰۲ رچے مانے گئے۔

یورپین علما کے خیال میں منڈل والی تقسیم قدیم اور اشٹک والی تقسیم نئی ہے۔ رگوید کے حوالے دینے میں بعض اشٹک والی تقسیم کے اور بعض منڈل والی تقسیم کے حوالے دیتے ہیں۔

ان میں سے منڈل والا حوالہ زیادہ مروج ہے۔ لیکن اس حوالے کو پیش کرتے وقت حوالے میں انوواک کا ذکر نہیں کیا جاتا محض فلان منڈل فلان سوکتہ اور فلان رچہ کہا جاتا ہے۔

## گذشتہ اخبار

**ای بروٗن** صاحب اسسٹنٹ کمشنر جو کہ اب کرنال میں زیر تعلیم بندوبست ہیں۔ بندوبست کا کام سیکھنے پر انبالہ میں تعینات کئے جاوینگے۔

**بریبن** اور زسٹ اور بی صاحبان۔ اسسٹنٹ کمشنر بندوبست کے کام سیکھنے پر گورداسپور میں تعینات کئے جاوینگے۔

**سی۔ ٹی** ادبینز صاحب۔ ڈسٹرکٹ جج کرنال خان صاحب کی جگہ جو طامسن صاحب کی جگہ متعین ہیں راولپنڈی کو تبدیل ہوں گے اور طامسن صاحب کو ۲ اپریل ۱۹۲۲ء سے ایک سال (۲ ماہ اور ۱۰ یوم) کی مجتمع رخصت عطا ہوئی۔

**لمسڈن** صاحب قائم مقام ڈسٹرکٹ جج فیروزپور کو ۱۴ اپریل ۱۹۲۲ء سے ۱۹ ماہ کی مجتمع رخصت عطا ہوئی اور کپتان سی۔ پی سین فورڈ صاحب اسسٹنٹ کمشنر لاہور سیکنڈ ان کریں گے۔

**سردار بلونت** سنگھ صاحب کے رخصت سے واپس آنے پر رائے بہادر سوراج صاحب ڈسٹرکٹ جج سیالکوٹ تین ماہ کے لئے امرتسر کے عارضی ایڈیشنل ڈویژنل و سیشن جج مقرر ہونگے۔

**ایس۔ ایس** میریس صاحب ایکسٹرا جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر لاہور ایس صاحب کی جگہ دہلی کے ڈسٹرکٹ جج مقرر ہوئے اور ایس صاحب سپرنٹنڈنٹ کی جگہ جو شاہ پور میں تعینات کئے گئے گوڑگاؤہ کو تبدیل ہوئے۔

**ایم ارونگ** صاحب ڈینس صاحب کی جگہ جو صاحب فنانشل کمشنر بہادر کے قائم مقام سینئر سیکریٹری مقرر ہوئے پنجاب گورنمنٹ کے انڈر سیکریٹری ہونگے اور سی۔ بی جونز صاحب بیلی صاحب کی جگہ جو اپنے اعلیٰ عہدہ مہتمم نوآبادی جہلم پر واپس جاوینگے قائم مقام سیکریٹری گورنمنٹ پنجاب ہونگے اور ایچ اے سمتھ صاحب بطور اسسٹنٹ کمشنر ضلع شاہ پور سے متعلق رہینگے۔

**روس** نے سرمایہ گیری کا فیصلہ حسب مرضی جاپان کر دیا ہے۔

**خبر ہے** کہ شہزادہ اور شہزادی ویلز نئے ہوس آف پارلیمنٹ کے افتتاح کرنے کے لئے جنوبی افریقہ کو جانے والے ہیں۔

**انڈین** میڈیکل سروس کے امتحان میں جو ماہ گذشتہ میں ہوا تھا اسمیں جسقدر امیدوار داخل تھے ان میں سے پانچ طلبا ہندوستانی ہیں۔

**برطانیہ** عظمیٰ کی آبادی میں سے ہر ایک شخص شہری کام کے لئے ایک شلنگ سے کچھ کم دیتا ہے جس سے ۱۷ لاکھ پونڈ ہے۔ اس حساب سے ملک کو ۲۰۰ دن میں اس رقم سے زیادہ بچت ہوتی ہے جو وہ

مذاہبی بادشاہت کی ترویج کے لئے دیتا ہے۔

**خبر ہے کہ** ٹریل ایم سوسائٹی کو اس کے سال کے ختم ہونے سے پہلے ۰۰۰ ۰ پونڈ کی رقم مل گئی تو اس کا کام آیندہ سال بلا قرض اٹھانے کے چلتا رہیگا۔

**پروٹسٹنٹ** مشنری سوسائٹیوں کی کل آمدنی ۱۹ء میں قریباً ...... ۵ پونڈ تھی۔ اس رقم میں ...... ۷ پونڈ سے زیادہ مشن فیلڈ میں سے چندہ فراہم ہوا تھا۔

**گذشتہ چند** سالوں کے درمیان رومن کیتھلک کو بڑا نقصان ہوا۔ ۱۸ء اور ۱۹ء کے درمیان ۷۰ ۵۵ ۰ رومن کیتھلک ملک جرمنی میں پروٹسٹنٹ کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ جبکہ صرف ۴ ۵ ۰ ۰ پروٹسٹنٹ بھی رومن کیتھولک کلیسیا میں داخل ہوئے۔ آسٹریا میں گذشتہ پانچ سالوں کے اندر ...۵ ۷ رومن کیتھلک بھی پروٹسٹنٹ بنگئے۔

**۱۲ر جنوری** کو لندن کے البرٹ ہال میں کمتی فوج کا ایک بڑا بھاری جلسہ نصیب ہوا جس میں ۱۱۰۰۰ رنگروٹوں نے قسم کھائی۔

**جزیرہ** فلپائن میں اگرچہ ایم ای کلیسیا کو گئے ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے تو بھی کامیابی بڑی ہوئی ہے اس کے کل ممبروں اور امیدواروں کی تعداد ...۱۰ ہے۔ لوکل پریچروں کی تعداد ۲۷۰ ہے جو قریباً ایک سو حلقوں کے اندر کام کرتے ہیں۔ چرچ اکسٹنشن سوسائٹی کی امداد سے ۲۲ کلیسیاؤں میں سے اکثروں نے جنکو امداد دیجاتی ہے۔ نو مرید مسیحیوں نے ایک سو گرجے اور چیپل تعمیر کئے ہیں۔ چرچ اکسٹنشن سوسائٹی کی جانب سے جو انکو امداد ملی ہے وہ یکصد ڈالر یعنی ۳۰۰ روپیہ سے زیادہ نہیں ہے۔ بلکہ اکثر صورتوں میں ۵۰ ڈالر سے زیادہ نہیں ہے صرف ۱۲ کلیسیائیں ایسی ہیں جنکو اپنی ساخت کا کل یا کوئی حصہ کلیسیا کی جانب سے پہنچے ہیں۔

**چرچ** مشنری سوسائٹی کے کینن سیل صاحب ایک عرصہ مدید تک انگلستان میں رہنے کے بعد اب مدراس میں واپس آگئے ہیں۔

**ہز ہائینس** مہارانی جی کے کالج میں ایک لڑکی بیٹی نے ڈگری حاصل کری ہے اس بیٹی کو اور مہارانی صاحبہ کو ہم مبارکباد دیتے ہیں۔

**ہز مجسٹی امیر کابل** اپنے ملک میں کوئلے کی کان کی تلاش کے واسطے ایک انجنیر بلانا چاہتے ہیں جو کان تلاش کرے افغانوں کو کوئلہ کی کانوں میں کام کرنا بھی سکھادے۔

**بموجب** بیان پرکاش ورشن کانفرنس کو چوتھا جلسہ اس سال شہر انبالہ میں نہایت کامیابی سے ہوا۔ پچاس ہزار چندہ مستقل فنڈ کے واسطے جمع ہوا ہماری ناظرین نیشنل مشنری سوسائٹی کے ممبران اور ہندوستانی مسیحیوں کو اس یگانگت اور جوش اور فیاضی کو بغور دیکھنا چاہئے۔

**وکٹوریہ میموریل** فنڈ کا چندہ ۳۱ دسمبر تک ۹۷ ۲ ۲ ۸ ۰ ۰ روپیہ ۱۴ آنہ ۹ پائی ہے اور کل خرچ ۹ ۲ ۲ ۸ ۲ ۰ ۹ روپیہ ۵ آنہ ۳ پائی ہے۔

**ملک چین** میں مشرقی تعلیم پھیلتی جاتی ہے اور لوگوں کے اندر انگریزی سیکھنے کا شوق زیادہ ہوتا جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ استادوں کی قلت ہے۔

**کلکتہ** کے بو بازار سٹریٹ میں جو نوٹ نمبر ۱۰ ہے اس کے پرنٹروں اور کمپازیٹروں نے جنکی تعداد چھ سو ہے ہڑتال کر دی ہے اور پریس بالکل بند پڑا ہے۔

**فقیر سید** افتخار الدین بی۔ اے سی نمبر ...

کمیشن کے ایک ممبر ہیں کابل میں برٹش ایجنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔ بجائے ملک خدا بخش تیوانہ نے استعفا دیدیا ہے۔

---

# اشتہارات

---

## ضرورت

دو شادی شدہ مسیحی کتب فروشوں کی ضرورت ہے مڈل پاس ہوں یا تجربہ کار ہوں نیز چند مڈل پاس مسیحی مدرسوں کی جو دیہات میں کام کریں ضرورت ہے اپنی اپنی سندیں مندرجہ ذیل پتہ پر روانہ کریں تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔

سپرنٹنڈنٹ مشنری گورداسپور۔ پنجاب

---

نمبر ۴۰۰

## دن آگئے جلد منگائیے
### ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ
## قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہیں۔ طاقت دینے والی مشہور دوائیں جو شفا بخش ہیں ڈالکر یہ گولیان بنتی ہیں۔ خون زیادہ۔ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی دماغی مشقت خواہ کسی وجہ سے ہو قوت ہوان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی معلوم ہونے لگتی ہے چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت

سے ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے قیمت تیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک سو چار شیشی تک پانچ آنے ہیں۔

## امتحاناً نمونہ کی گولیاں بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں فوراً امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت ان کی آزمایش کرنا چاہیں تو صرف محصول ڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اُسی خط میں دس خواندہ اور رئیسوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام و ڈاکخانہ ضلع لکھیئے

المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۲ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

---

## ضرورت

ہولی ٹرنٹی پیرش اسکول لاہور کے متعلق ایک مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو بی اے پاس یا تربیت یافتہ ہو درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئیں۔

مسٹر انگلس صاحب

سی-ایم-ایس لاہور

---

## مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے اس کا دعا ہے کہ بڑے بڑے مشنریاں انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول لیسن کریچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی فوری توجہ دیجاتی ہے۔

شرح چندہ حسب ذیل ہے

| | | |
|---|---|---|
| عوام سے | | سالانہ |
| اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو | عہ | |
| ″ ″ پچیس ″ ″ | عہ | ″ |
| ″ ″ پندرہ ″ ″ | ۱۲ر | ″ |
| ادنیٰ ترین نرخ | ۸ر | ″ |

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پادری ای۔ جی میکلاولڈ بٹالہ یوپی صوبجات

---

## پرسبیٹرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہ فنڈ سنہ … میں قائم ہوا ہے۔ تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں سالٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے دو بیوگان اور خاندانوں کو دو ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہ رقم اس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں چالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزان ہے۔ ہندکا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو بیوی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتامیٰ میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری ڈاکٹر جے کلارک صاحب ایم۔ اے منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا۔ لاہور

---

## دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ۲ مع ضمیمہ عہ
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ″ عہ ″ ہے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی۔

## شرح اجرت اشتہارات

| مقدار اشتہارات | سہ ماہی | ششماہی | سالانہ |
|---|---|---|---|
| کالم کا آٹھواں حصہ | ۸ | ۱ے | ے |
| چوتھائی کالم | ۱ے | ے | عہ |
| نصف کالم | ے | عہ | للعہ |
| پورا کالم | عہ | للعہ | سہ |
| پورا صفحہ | سہ | ںے | ںے |

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم و مابعد کے لئے فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ دیا جائیگا۔

(نوٹ)

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

## سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
″ ″ ″ ″ ″ معہ محصول عہ
″ ″ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ

# میرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

سرمہ انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی [illegible] خارش وغیرہ [illegible] اور دوبارہ [illegible] مریض بجائے اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ مفید ہے قیمت اس سرمہ کی [illegible] تاکہ عام لوگ اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے [illegible] سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ محصول بیرونی [illegible] نقلی [illegible] کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔

## المشتہر

### پروفیسر سردار بسا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

## ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے ؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار بسا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بہت ہی قیمتی اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص بامراض ذیل امراض کے لئے جو ذیل اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہنا دھند سوزش جو کہ آنکھ آجاتے ہیں۔ جلن [illegible] ککرے باہر اور اندر کی جلن کا اثر اور ان سے بچاؤ کیونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مضافات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا تکلف تصدیق دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایچ بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر۔

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے میرے کا سرمہ جو کہ سردار بسا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی۔

راقم آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس۔ آئی سابق ڈویژنل سشن جج [illegible] حال ممبر کونسل گورنر جنرل ہند۔

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا میرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں [illegible] کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ میری یہ کیفیت ہو کر صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں۔

راقم میاں خورشید مرزا خان خلف نواب نصیر محمد خانصاحب بہادر رئیس اعظم بھوپال۔

(۴) کرم بندہ تسلیم میں آپ کے قابل قدر میرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں۔ راقم دادا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ [illegible] گران۔

(۵) میرے کا سرمہ جو سردار بسا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کے واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

## پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۹۱۰ء سے جمع کیا گیا ہے۔

پادری ایچ گولک ناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں ساکن لدھیانہ نے کپاسٹلے و دیا دھرشن سٹیم پرسیں میں بزیر اہتمام رائیلی برادرز کے چھپا